ترجمہ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰۔ اردو بازار لاہور

بِمَجْنُوْنٍ ۚ (۲) وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ (۳) وَاِنَّكَ لَعَلٰى

مجنون نہیں ۲ اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے ۳ اور بیشک تمہاری خو بو بڑی

خُلُقٍ عَظِيْمٍ (۴) فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ (۵) بِاَيِّىكُمُ الْمَفْتُوْنُ (۶)

شان کی ہے ۴ تو اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی دیکھ لوگے اور وہ بھی دیکھ لیں گے ۵ کہ تم میں

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۪ وَهُوَ اَعْلَمُ

کون مجنون تھا بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اسکی راہ سے بہکے اور وہ خوب جانتا

بِالْمُهْتَدِيْنَ (۷) فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ (۸) وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ

ہے جو راہ پر ہیں ۶ تو جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا ۷ وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو

فَيُدْهِنُوْنَ (۹) وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ (۱۰) هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ

۸ تو وہ بھی نرم پڑ جائیں اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ۹ ذلیل بہت طعنے

بِنَمِيْمٍ (۱۱) مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ (۱۲) عُتُلٍّ ۢ بَعْدَ ذٰلِكَ

دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگاتا پھرنے والا بھلائی سے بڑا روکنے ۱۰ والا گنہگار درشت خو ۱۱ اس

زَنِيْمٍ (۱۳) اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ (۱۴) اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا

سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ۱۲ اس بنا پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے ۱۳ جب اس پر

قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (۱۵) سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ (۱۶)

ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہتا ہے کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ۱۴ قریب ہے کہ ہم اسکی سور کی سی

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا

تھوتھنی پر داغ دیں گے ۱۵ بیشک ہم نے انہیں جانچا ۱۶ جیسا اس باغ والوں کو جانچا تھا ۱۷ جب

مُصْبِحِيْنَ (۱۷) وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ (۱۸) فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ

انہوں نے قسم کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اس کھیت کو کاٹ لیں گے ۱۸ اور ان شاء اللہ نہ کہا تو اس پر تیرے

مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ (۱۹) فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ (۲۰)

رب کی طرف سے ایک پھیری کرنے والا پھیرا کر گیا ۱۹ اور وہ سوتے تھے تو صبح رہ گیا جیسے پھل ٹوٹا ہوا ۲۰

(بقیہ صفحہ ۹۰۰) آسمان و زمین کے برابر ہے یا کراماً کاتبین کے قلم جس سے وہ لوگوں کے اعمال لکھتے ہیں' یا علماء دین کے قلم جن سے وہ حضور کی نعت' رب کی حمد' دینی مسائل و فتاویٰ لکھتے ہیں' صوفیاء فرماتے ہیں کہ قلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک ہے جو کن کی کنجی ہے اس کی لذیذ تفسیر ہماری کتاب شان حبیب الرحمٰن میں دیکھیں ۱۳۔ کراماً کاتبین کے لکھنے کی قسم' یا علماء دین کی تحریر کی قسم جس سے وہ دین کی خدمت کرتے ہیں

۱۔ یا اپنے رب کی نعمت کی وجہ سے مجنون نہیں' کیونکہ نبوت اور جنون کا اجتماع ناممکن ہے نبی پر جہان کے ایمان کا بوجھ ہے وہ مجنون ہوں تو عالم تباہ ہو جائے' جیسے انجن کا ڈرائیور' قیمتی موتی قیمتی ڈبیہ میں رکھا جاتا ہے۔ ۲۔ اس لئے کہ تمام امت کی نیکیوں کا ثواب آپ کو ہے۔ کیونکہ یہ نیکیاں آپ نے سکھائی ہیں' اور آپ کا دین منسوخ نہ ہوگا' لہٰذا آپ کا ثواب بند نہ ہوگا' یا آپ کو جو ثواب ملے گا۔ اس میں کسی کا آپ پر احسان نہیں' بلکہ سب پر آپ کا احسان ہے ۳۔ حضور کا خلق قرآن ہے' یہ قرآن خاموش ہے اور حضور جیتے جاگتے بولتے ہوئے قرآن ہیں۔ معلوم ہوا کہ کوئی بھی حضور کے اخلاق کماحقہٗ بیان نہیں کر سکتا' کیونکہ وہ عظیم ہیں' خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں کو قلیل فرمایا کہ فرمایا قل متاع الدنیا قلیل اس کے باوجود کوئی شخص دنیا کی نعمتیں شمار نہیں کر سکتا۔ فرماتا ہے۔ وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا جب قلیل کو شمار کرنا غیر ممکن ہے تو جسے رب تعالیٰ عظیم کہے اسے شمار کرنے کی کس میں طاقت ہے۔ ۴۔ یعنی جو کچھ غیب کی خبریں آپ نے دی ہیں' ان میں سے بہت کفار بھی دیکھ لیں گے' اور اے محبوب آپ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے حضور تو سب کچھ آج بھی دیکھ رہے ہیں مگر یہاں ظہور کا دیکھنا مراد ہے ۵۔ تو جس کو بتائے اس کو بھی اس کے بتانے سے علم ہو گا جیسے کاتب تقدیر فرشتہ اور دابۃ الارض اور آدم علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اللہ تعالیٰ نے ضال اور مہدی کا علم دیا' نیز حضور کی ذات اخلاص و نفاق کی کسوٹی ہے جو انہیں مجنون کہے وہ گمراہ ہے جو تعریفیں کرے وہ ہدایت پر ہے۔ جیسے آدم علیہ السلام ملائکہ اور شیطان کی عبادات کی کسوٹی ہوئے ۶۔ اس میں بظاہر حضور کو خطاب ہے لیکن درحقیقت مسلمانوں کو سنانا ہے اس سے معلوم ہوا کہ کسی بے دین کی دینی اطاعت کرنا یا کفر ہے یا حرام الاعند الاکراہ ۷۔ (شان نزول)۔ سرداران قریش حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے کہ اگر آپ کو کوئی بیماری ہے' تو ہم اس کا علاج کرا دیں' اگر دنیاوی عیش و عشرت کی خواہش ہے تو اس کا سارا سامان مہیا کر دیں' اگر کچھ نہیں تو آپ صرف ہمارے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دیں تو ہم بھی آپ سے تعرض نہ کریں' اس پر یہ آیت کریمہ اتری (تفسیر عزیزی) اس سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو دین میں پختہ ہونا چاہیے دین میں پلپلے پن کا نام مداہنت ہے ذاتی حالات میں اچھے برتاؤ کا نام اخلاق ہے' آج ہم دین میں نرم اور نفسانی معاملات میں سخت ہیں ۸۔ (شان نزول) یہ آیات ولید بن مغیرہ کے متعلق نازل ہوئیں جو حضور کو مجنون کہتا تھا' قرآن کریم نے اس کے دس عیب بیان فرمائے آخر میں فرمایا کہ وہ حرامی ہے۔ معلوم ہوا کہ رب ستار العیوب ہے' لیکن جو اس کے محبوب کو عیب لگائے رب اس کی پردہ دری کر دیتا ہے ۹۔ ولید بن مغیرہ اپنے اہل و عیال سے کہتا تھا کہ اگر تم اسلام لائے تو تمہیں اپنے مال سے محروم کر دوں گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اچھی باتوں سے روکنا ولید بن مغیرہ کا شیوہ ہے آج بھی بعض لوگ جوئے' سینما' شراب سے نہیں روکتے' ہاں میلاد شریف' بزرگان دین کا ختم

(بقیہ صفحہ ۹۰۱) انہیں بہت کھٹکتا ہے' یہ ہے منع خیر ۱۰۔ یعنی بدمزاج اور بدزبان معلوم ہوا کہ یہ دونوں عیب کفار کے ہیں مومنوں کو ان سے دور رہنا چاہیے' طبیعت نرم رکھیں' زبان نہایت شیریں ۱۱۔ یعنی حرام کا بچہ' حرامی' ولدالزنا' اس آیت کے نزول پر ولید اپنی ماں کے پاس پہنچا' اور بولا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دس عیوب بیان فرمائے نو کو تو میں اپنے اندر پاتا ہوں دسویں کی تجھے خبر ہے سچ بتا میں حرامی ہوں یا حلالی' سچ کہنا ورنہ تیری گردن مار دوں گا' تب اس کی ماں بولی' کہ تیرا باپ نامرد تھا' مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے بعد اس کا مال غیر لے جائیں گے تب میں نے فلاں چرواہے کو بلا لیا' تو اس سے پیدا ہوا (خزائن و روح وتفسیر صاوی وغیرہ) اس

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ
پھر انہوں نے صبح ہوتے ایک دوسرے کو پکارا کہ تڑکے اپنی کھیتی کو چلو
كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ
اگر تمہیں کاٹنی ہے ۱ تو چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے ۲ کہ ہرگز
لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ
آج کوئی مسکین تمہارے باغ میں آنے نہ پائے ۳ اور تڑکے چلے اپنے اس ارادہ پر
قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ
قدرت سمجھتے پھر جب اسے دیکھا بولے بے شک ہم راستہ بہک گئے بلکہ ہم
مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا
بے نصیب ہوئے ۴ ان میں جو سب سے غنیمت تھا بولا کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تسبیح
تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ
کیوں نہیں کرتے ۵ بولے پاکی ہے ہمارے رب کو بیشک ہم ظالم تھے ۶ اب ایک
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا
دوسرے کی طرف ملامت کرتا متوجہ ہوا ۷ بولے ہائے خرابی ہماری بیشک ہم
طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰى
سرکش تھے ۸ امید ہے ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف
رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
رغبت لاتے ہیں ۹ مار ایسی ہوتی ہے ۱۰ اور بیشک آخرت کی مار سب سے
اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ع
بڑی ۱۱ کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ۱۲ بیشک ڈر والوں کے لئے ۱۳ ان کے رب کے پاس ۱۴
جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾
چین کے باغ ہیں ۱۵ کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کا سا کر دیں ۱۶

سے معلوم ہوا کہ جس کے دل میں حضور سے عناد ہو اور حضور کی بدگوئی اس کا مشغلہ ہو وہ حرامی ہوتا ہے ۱۲۔ یعنی اس کی تمام اکڑ مال اور اولاد کے بل بوتے پر ہے' ان آیات سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ اپنے حبیب کا بدلہ خود لیتا ہے ایک کے بدلے دس سناتا ہے۔ ۱۳۔ یہ ولید خبیث قرآن کریم سن کر کہتا تھا کہ یہ گھڑی ہوئی باتیں ہیں ان پر کان نہ دھرو ۱۴۔ یعنی قیامت میں ولید کا منہ سور کا سا ہو گا' جس پر خاص داغ ہو گا' تمام اہل محشر پہچان لیں گے کہ محبوب کے بدگو کا منہ یہ ہے' ولید بدر سے پہلے مر گیا تھا ۱۵۔ یعنی ہم نے مکہ والوں پر حضور کی دعا سے سخت قحط بھیجا' جس میں وہ مردار تک کھا گئے ۱۶۔ اس باغ کا نام ضروان تھا جو ملک یمن میں صنعاء سے دو کوس فاصلہ پر تھا' اس کا مالک ایک سخی آدمی تھا' جب پھل توڑنے کا وقت آتا تو منادی کر کے فقراء کو جمع کر لیتا' بہت حصہ فقراء کو تقسیم کر دیتا کھیت کی پیداوار میں بھی دسواں حصہ مساکین کو دیتا تھا' جس سے اس کے مال میں بڑی برکت تھی' اس کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے' جو کنجوس تھے' انہوں نے باغ پکنے پر آپس میں مشورہ کیا کہ ہمارے کنبے بہت ہیں پھل تھوڑے ہیں' اگر ہم بھی باپ کی طرح سخاوت کریں گے' تو فقیر ہو جائیں گے' چلو صبح تڑکے ہی پھل توڑ لیں' کسی فقیر کو خبر نہ ہونے دیں' ان آیات میں یہ قصہ مذکور ہے' یہ واقعہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوا' آپ کے آسمان پر جانے کے قریب' ۱۷۔ یعنی صبح ہی دنیا کے کام میں مشغول ہو جائیں گے بغیر ذکر خدا کئے اور اپنے باپ کی نیک رسم بند کر دیں گے انہوں نے مال سے رب کے نام کا حصہ نہ نکالا یہ بھی گناہ ہے برائی کرنے پر قسم کھائی یہ بھی گناہ' انشاء اللہ نہ کہا یہ بھی قصور کہ اپنے پر اعتماد ہے ۱۸۔ رات میں باغ پر آفت ناگہانی آئی جو سب کچھ تباہ کر گئی ۱۹۔ جس میں کوئی پھل باقی نہ رہا' مگر انہیں کچھ خبر نہ ہوئی

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ صبح سویرے ہی بغیر اللہ کا ذکر کئے ہوئے دنیاوی کام میں لگ جانا غافلوں کا کام ہے' عاقل مومن کو چاہیے کہ صبح سویرے پہلے اللہ کی یاد کرے پھر دنیاوی کام شروع کرے جس کی ابتداء اچھی ہے اس کی انتہاء بھی اچھی ہے اسی لئے اسلام میں فجر کی نماز اور بعد نماز تلاوت و ذکر وغیرہ ہے۔ ۲۔ تاکہ کوئی فقیر نہ سن لے اور خیرات لینے کے لئے حسب دستور باغ میں پہنچ جائے۔ ۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب کسی کام کو جائے تو خدا کا ذکر کرتے ہوئے اور نیک ارادے سے جائے' ان کے ارادے برے تھے جس کا انجام برا ہوا ۴۔ وہ لوگ پہلے تو سمجھے کہ ہم بہک کر دوسری جگہ آ گئے ہیں ہمارا باغ ایسا اجڑا ہوا نہ تھا پھر غور سے دیکھ کر بولے کہ نہیں ہم راہ نہیں بھولے' بلکہ باغ ہی برباد ہو چکا ہے ۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ ارادہ گناہ بھی گناہ ہے اور گناہ پر عذاب الٰہی دنیا میں بھی آ جاتا ہے' پیداوار کی زکوٰۃ واجب ہے ۶۔ کہ ہم نے اپنے مرحوم باپ کی رسم خیر بند کرنا چاہی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے اچھے مراسم

ا۔ زندگی میں جو نیکی کر لو گے' اس میں نماز صدقات' مہمان نوازی صلہ رحمی وغیرہ سب کچھ داخل ہیں ۲۔ معلوم ہوا کہ ہر شخص کو دعائے مغفرت کرنی چاہیے۔ گنہگار گناہ سے معافی چاہے نیک کار نیکی کر کے استغفار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ ہر قصور معاف فرمانے والا ہے۔ ۳۔ یا اپنی امت کو چادر رحمت اوڑھا کر ان کی عیب پوشی کرنے والے' یا اے نبوت کا دثار یعنی بالائی لباس پہننے والے' خیال رہے کہ نبوت حضور کا دثار ہے اور ولایت حضور کا شعار یعنی اندرونی لباس ۴۔ یعنی ڈراؤ ہر شخص کو ہر زمانہ میں ہر طرح کیونکہ تمہاری نبوت وقت جگہ' قوم سب کو عام ہے' اس سے معلوم ہوا کہ حضور کو علیم و خبیر بنا کر رب نے پیدا کیا کیونکہ ابھی تک قرآن میں جنہم' وغیرہ کا ذکر نازل نہ ہوا تھا مگر فرمایا گیا کہ انہیں ڈراؤ' اگر حضور ان چیزوں سے واقف نہیں تو ڈرائیں کیسے اس لئے حضور نے فرمایا کہ میں نذیر عریاں ہوں یعنی خطرہ کو دیکھ کر ڈرانے والا ۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کے علاوہ بھی نجس کپڑا نہ پہنے کیونکہ ابھی نماز فرض نہ ہوئی تھی مگر لباس کی پاکی کا حکم دیا گیا ۶۔ ان کی تعظیم یا عبادت نہ کرو (شان نزول) حضور فرماتے ہیں کہ کوہ حرا پر مجھے ندا ہوئی کہ اے محبوب آپ اللہ کے رسول ہیں' دائیں بائیں دیکھا کوئی بولنے والا نظر نہ آیا' اوپر دیکھا تو فرشتہ دکھائی دیا مجھ پر رعب طاری ہوا' اور میں نے خدیجہ کبریٰ سے کہا کہ ہمیں چادر اوڑھا دو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۷۔ یعنی کسی کو نیوتہ کے طور پر نہ دو' جو جسے بخشش کرو' کرم کریمانہ کے طور پر کرو۔ خیال رہے کہ نیوتہ اور عوض کے طور پر ہدیہ دینا جائز ہے مگر حضور کی شان ارفع اور اعلیٰ ہے' اس لئے رب نے حضور کو اس سے منع فرمایا ۸۔ رب کے احکام پر قائم رہو یا کفار کی ایذا برداشت کرو ۹۔ دوسرا نغمہ جب کہ سب اٹھائیں جائیں گے ۱۰۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کا دن مومنوں پر آسان ہو گا انشاء اللہ ۱۱۔ (شان نزول) ماں کے پیٹ سے' اس وقت نہ اس کے پاس مال تھا نہ یار مددگار نہ اولاد' ولید بن مغیرہ مخزومی کو اہل مکہ وحید کہا کرتے تھے یعنی یکتا' اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی' یا وحید سے مراد حرامی ہے بغیر صحیح باپ ۱۲۔ چنانچہ ولید تین لاکھ دینار کا مالک تھا' طائف میں اس کا بہت بڑا باغ تھا' جس میں ہر قسم کے پھل تھے جو سارا سال رہتے (خزائن و عزیزی) ۱۳۔ ولید کے دس بیٹے تھے' جنہیں نوکری یا تجارت کے لئے کبھی باہر جانے کی ضرورت نہ پڑتی تھی' ہر وقت اس کے پاس ہی رہتے تھے۔ ان میں سے تین ایمان لائے خالد' ہشام' عمارہ' یا ولید بن ولید (روح) ۱۴۔ اسے ریاست و عزت بخشی' چنانچہ ولید اپنی قوم کا چودھری تھا' لوگوں کے فیصلے کرتا تھا اور سب اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے ۱۵۔ یعنی ولید اتنا حریص ہے کہ اس مال و جاہ پر صبر نہیں کرتا' زیادتی کی کوشش میں ہے' چاہتا ہے کہ باوجود ناشکرا ہونے کے اس کو برکت ملے' یہ نہ ہو گا۔ اس آیت کے نزول کے بعد اس کے مال و عزت میں کمی شروع ہو گئی' آخر کار بڑی خواری سے مرا۔ (خزائن و روح) ۱۶۔ صعود دوزخ میں ایک پہاڑ کا نام ہے جس کی بلندی پچاس سال کی راہ ہے۔ ۱۷۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور کی نعت رب کی حمد سوچنا ایمان ہے' اپنے گناہ رب کے انعام سوچنا عبادت ہے' مگر اللہ کے پیاروں میں عیب سوچنا' ان میں بے علمی کے دلائل بتانا کفر ہے اور ولیدی فکر ہے' پہلا فکر حسانی فکر ہے ۱۸۔ ایک بار ولید نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سورہ حم سجدہ کی کچھ آیتیں سنیں اور قوم میں آکر قرآن کریم کی بہت تعریف کی' جس سے قوم بھڑک گئی' ابو جہل نے کہا کہ میں ولید کو ٹھیک کروں گا ولید کے پاس آکر بولا کہ قریش کہتے ہیں کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اس لئے کرتا ہے کہ ان سے کچھ مال حاصل کرے' قریش تیرے لئے کچھ چندہ کرنے کو تیار ہیں' ولید غصہ

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ
جو بھلائی آگے بھیجو گے ۱ اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی
اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع ۱۴
پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۲

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۵۶ رُكُوْعَاتُهَا ۲

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا
يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ
اے بالاپوش اوڑھنے والے ۳ کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ ۴ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو اور اپنے
فَطَهِّرْ ﴿۴﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿۶﴾ وَلِرَبِّكَ
کپڑے پاک رکھو ۵ اور بتوں سے دور رہو ۶ اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو ۷ اور اپنے
فَاصْبِرْ ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ
رب کیلئے صبر کئے رہو ۸ پھر جب صور پھونکا جائے گا ۹ تو وہ دن کڑا
عَسِيْرٌ ﴿۹﴾ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ
دن ہے کافروں پر آسان نہیں ۱۰ اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے
وَحِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾
اکیلا پیدا کیا ۱۱ اور اسے وسیع مال دیا ۱۲ اور بیٹے دیئے سامنے حاضر رہتے ۱۳
وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ
اور میں نے اسکے لئے طرح طرح کی تیاریاں کیں ۱۴ پھر یہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں
كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ
ہرگز نہیں ۱۵ وہ تو میری آیتوں سے عناد رکھتا ہے قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ صعود پر چڑھاؤں ۱۶
قَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾
بیشک وہ سوچا اور دل میں کچھ بات ٹھہرائی ۱۷ تو اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی ۱۸